خواتین کا حج
تالیف
مفتی عبدالرؤف سکھروی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

خواتین کا حج

اس رسالہ میں خواتین کے حج وعمرہ کا آسان طریقہ تحریر کیا گیا ہے اور موقع بموقع ان کے مخصوص مسائل لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

نام : خواتین کا حج

تالیف : مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہم

ناشر : گابا سنز اردو بازار کراچی۔ پاکستان
فون نمبر: ۲۶۲۸۲۶۶-۲۶۳۶۵۶۵

فہرست عنوانات

تصدیق

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد! برادر گرامی قدر مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب زید مجدہم نے اپنی تازہ تالیف لطیف "خواتین کا حج وعمرہ" مسودے کی شکل میں دیکھنے کے لیے عطا فرمایا۔ اور احقر کو پورا رسالہ از اول تا آخر دیکھنے اور استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ یوں تو حج وعمرہ کے مسائل سے ناواقفیت عام ہے ہی، لیکن خاص طور پر خواتین کے مخصوص مسائل کے بارے

میں زیادہ ناواقفیت پائی جاتی ہے۔ خواتین حج یا عمرہ پر جاتے وقت اگر احکام حج وعمرہ کی عام کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان میں بہت سے مسائل ایسے ہوتے ہیں جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور خواتین کو اپنے متعلق مسائل کی تلاش میں دشواری پیدا ہوتی ہے لہٰذا ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو خصوصی طور پر خواتین کے مسائل اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہو۔ تاکہ وہ اس کا مطالعہ کر کے اپنے لئے حج وعمرہ کے مسائل معلوم کر سکیں۔ بفضلہ تعالیٰ مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب کی اس کتاب نے یہ ضرورت بطریق احسن پوری فرمادی ہے۔

احقر نے کتاب کو نہایت آسان، عام فہم اور مستند مسائل ومعلومات پر مبنی پایا۔ بعض جگہ احقر نے کچھ مشورے بھی دیئے جن کو فاضل مؤلف نے

قبول فرمایا۔ اب یہ اپنے موضوع پر ماشاء اللہ نہایت مفید کتاب ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائیں اور فاضل مؤلف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں آمین۔

احقر محمد تقی عثمانی

۲۲ر شعبان ۱۴۱۲ھ

عرضِ مؤلف

مسائلِ حج کی بہت سی کتابیں نظر سے گزریں جو عام طور پر مردوں کے لیے لکھی گئی تھیں، ان میں خواتین کے مسائل یا تو مذکور ہی نہ تھے یا مختصر طور پر لکھے گئے تھے۔ اس وقت حق تعالیٰ کے فضل سے ذہن میں آیا کہ ایک رسالہ ایسا ہونا چاہیے جس میں شروع سے آخر تک خواتین کے حج و عمرہ کا آسان طریقہ درج ہو اور خواتین کے مخصوص مسائل بھی تحریر ہوں تاکہ خواتین نہایت آسانی سے اس رسالہ کی راہنمائی میں اپنا حج و عمرہ ادا کرسکیں، اور اپنے مخصوص مسائل سے بھی پوری طرح باخبر رہیں، اور بوقتِ ضرورت عمل کرسکیں۔

اس خیال کے بعد ناچیز نے مسائلِ حج کی مستند کتابوں سے خواتین کے خاص خاص مسائل جمع کرنے شروع کردیئے اور جب بقدرِ ضرورت مسائل جمع ہوگئے تو حق تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے ان کو اس رسالہ کی شکل میں ترتیب دیدیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس رسالہ کو قبول فرمائے اور خواتین کے لئے نافع فرمائے۔ آمین۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حج کی تیاری
آداب و احکام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ رسولہ محمد و اٰلہ واصحابہ اجمعین

امّا بعد:

ارادۂ حج

جب حج یا عمرہ کا ارادہ کرلیں تو درج ذیل کام انجام دیں:

سب سے پہلے یہ نیت کریں کہ

(۱) "میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ سفر کر رہی ہوں۔"

(۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو اور نہ حیض ونفاس یا جنابت کی حالت ہو تو توبہ کی نیت سے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور گذشتہ تمام گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرلیں۔

(۳) نماز، روزہ رمضان اور زکوٰۃ ان سب کے فرض ہو جانے کے بعد سے ان کی ادائیگی میں آپ سے جتنی کوتاہی ہوئی ہے اُن کو پورا کرنے کا عزم مصمم کرلیں اور بقدرِ ہمت و طاقت قضا کرنا شروع کردیں۔

(۴) کسی قابلِ اعتماد شخص کو لین دین کا سب حساب اور سارے معاملات سمجھا دیں اور کوئی وصیت کرنی ہو تو وہ لکھ دیں اور کسی امانت دار کے سپرد کردیں

(۵) کسی سے لڑائی جھگڑا ہو گیا ہو تو معافی وشافی کرلیں اور کہا سنا معاف کرالیں۔ والدین حیات ہوں اور ناراض ہوں تو انہیں راضی کرلیں اور حتی الامکان دوسرے عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح وصفائی کرلیں اور دل صاف کرلیں۔

مکان سے روانگی

جب سفرِ حج کے لیے گھر سے نکلنے لگیں، اور مکروہ وقت

نہ ہو۔ اور نہ ہی حیض یا نفاس وغیرہ ہو تو گھر میں عام طریقہ سے دو رکعت نفل ادا کریں، اور سلام پھیرنے کے بعد حق تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لیے خوب دعا کریں۔ اور یہ بھی دعا کرلیں :

"یا اللہ سفر میں جاتے وقت جتنی دعائیں سرکارِ
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں یا بتلائی ہیں،
اور آپ کے نیک بندوں نے جو دعائیں مانگی ہیں
وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرمالیجئے آمین"

اس کے بعد ہر جگہ۔ گھر سے باہر آتے وقت، سواری پر، سوار ہوتے وقت، احباب سے رخصت ہوتے وقت، سواری کے روانہ ہونے پر، احرام باندھنے کے وقت، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے پر، طواف میں، صفا مروہ پر، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں۔ غرض ہر موقعہ پر ایک مرتبہ

یہ مذکورہ دعا مانگ لیا کریں۔

سفرِ حج کا آغاز

چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر جائیں گی تو آپ شرعی مسافر ہو جائیں گی اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت بجائے چار رکعت کے دو رکعت فرض پڑھیں گی اور فجر و مغرب کی دو اور تین رکعت ہی ادا کرنی ہوں گی۔ البتہ اگر اتفاقاً کسی مقیم امام کے پیچھے نماز باجماعت ادا کرنے کی نوبت آجائے تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار کی بجائے دو رکعت ادا کرنی ہوں گی۔

سُنّتوں اور نفلوں کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں یہی افضل ہے اور اگر جلدی ہے یا تکلیف ہوتی ہے یا تھکن ہے یا کوئی دشواری ہے اور بالکل نہ پڑھیں تو کوئی گناہ نہیں۔

کراچی سے جدہ روانگی

جب آپ کراچی پہنچ جائیں اور مکہ مکرمہ جانے کے لیے جدّہ روانگی کا وقت قریب آجائے تو دیکھیں کہ جدّہ بذریعہ ہوائی جہاز جانا ہے یا پانی کے جہاز سے ، اگر ہوائی جہاز سے جانا ہے تو کراچی ہی سے احرام باندھا جائے گا اور اگر پانی کے جہاز سے جانا ہے تو جدّہ پہنچنے سے پہلے احرام باندھا جائے گا مگر احرام باندھنے سے پہلے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ آپ کس قسم کا احرام باندھنا چاہتی ہیں کیونکہ حج کی کئی قسمیں ہیں لہٰذا احرام سے پہلے حج کی قسمیں پڑھ لیجیے اور سمجھ لیجیے۔

حج کی قسمیں

حج کی تین صورتیں ہیں : اِفراد ، قِران اور تمتّع

ان کی مختصر تشریح یہ ہے :

اِفـــراد

اگر میقات سے صرف حج کا اِحرام باندھیں اور احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کریں تو یہ حج اِفراد کہلاتا ہے۔

یہ اِحرام بقرعید تک بندھا ہی رہے گا حج کرنے کے بعد کھلے گا کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا اور یہ اِحرام لمبا ہو جاتا ہے، اِلاّ یہ کہ ایامِ حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا۔ اور اس میں حج کی قربانی واجب نہیں ہوتی۔

قِران

اگر میقاتؔ سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ اِحرام باندھیں اور ایک ہی اِحرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ حج قِران کہلاتا ہے۔

یہ اِحرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا، عمرہ کرکے احرام نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی اِحرام بندھا

ہی رہے گا اور حج کرکے قربانی کے بعد سر کے بال کتروا کر یہ احرام کھلے گا، یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہوجاتا ہے۔

تمتّع

اگر میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور شوال کا مہینہ شروع ہونے کے بعد عمرہ کرکے احرام کھول دیں، پھر عام شہریوں کی طرح رہیں اور پھر ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھ کر حج کریں تو یہ "حج تمتّع" کہلاتا ہے۔

اس میں اور قِران میں حج کی قربانی بطورِ شکرانہ واجب ہوتی ہے اور یہ قربانی مالداری کی قربانی کے علاوہ ہے۔

چونکہ حجّاج کو اس آخری صورت میں آسانی زیادہ ہوتی ہے اور حجّاج عموماً حج تمتّع ہی کرتے ہیں اور حج تمتّع کرنے کی صورت میں پہلے آپ صرف عمرہ کا اِحرام باندھیں گی اور مکہ مکرمہ پہنچ کر

صرف عمرہ ادا کریں گی. اس کے بعد احرام کھولدیں گی اور وہاں کے عام باشندوں کی طرح معمول کے مطابق رہیں گی، اور پھر آٹھ ذی الحجہ کی تاریخ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھیں گی.
لہذا اس کے مطابق ہم پہلے عمرہ کا طریقہ اور پھر حج کا طریقہ لکھیں گے.

ھدایت

جب اس کتاب سے آپ کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس کو آئندہ کی ضرورت کے لئے محفوظ رکھیں یا کسی اور ضرورت مند کو دیدیں ضائع نہ فرمائیں ——— جزاکم اللہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عمرہ کا طریقہ
نیت، احرام، ممنوع، مکروہ
بیان آتی و مختصر معمولات

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ. وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ.

ترجمہ

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں اور سب نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی آپ کا ہے۔ اس میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔

نوٹ

ان کلمات تلبیہ کو زبانی یاد کرلیں۔ آئندہ بھی موقع موقع ان کو پڑھنا ہے اور خواتین تلبیہ ہر جگہ اور ہر مرتبہ آہستہ آواز سے کہیں گی

احرام کا طریقہ اور آداب

جب آپ حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنا چاہیں تو یہ کام کریں:

○ ناخن کتر لیں، زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کرلیں۔

○ سنت کے مطابق غسل کرلیں اور صرف وضو کرلینا بھی کافی ہے۔

○ سارے سِلے ہوئے کپڑے بدستور پہنی رہیں اور مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری بھی نہ آرہی ہو تو عام طریقہ سے دو رکعت نفل پڑھیں اور چہرہ سے کپڑا ہٹالیں اور عمرہ کی نیت کرلیں یا کوئی دوسرا شخص کہلوادے۔

اگر عمرہ کا اِحرام باندھنے کے وقت ماہواری آرہی ہے تو احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کرلیں یا صرف وضو کرلیں لیکن دو رکعت نفل نہ پڑھیں۔ بغیر نفل پڑھے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں اور چہرے سے کپڑا ہٹالیں اور عمرہ کی نیت کرلیں۔

عمرہ کی نیت یہ ہے۔

عمرہ کی نیت

اے اللہ! میں آپ کی رضا کے واسطے
عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں اس کو میرے
لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمالیجئے آمین۔

اس کے فوراً بعد عمرہ کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں یا کوئی دوسرا شخص کہلوادے۔ لبّیک یہ ہے اور اس کو زبانی یاد کرلیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

ترجمہ

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی

شریک نہیں، میں حاضر ہوں اور سب نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی آپ کا ہے، اس میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔

اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں :

" اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتی ہوں مجھے دے دیجئے، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں، مجھے بچا لیجئے، یا الٰہ العالمین سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِحرام باندھنے کے وقت جو دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے "

اس کے بعد اپنی خاص حاجتیں گڑگڑا کر مانگیں۔

خواتین احرام کی حالت میں ہر قسم کے جوتے، چپل اور اپنے تمام سلے ہوئے کپڑے پہنے رہیں گی۔ صرف اتنی بات ہے کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے جس کا آسان طریقہ اگلے عنوان میں آرہا ہے۔

احرام اور پردہ

خواتین کو حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں اور احرام کے بغیر بھی مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں قیام کے دوران نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، شرعی پردہ نہ کرنا اور بے پردہ ہو کر سامنے آنا، ساتھ رہنا، ملنا جلنا سب ناجائز اور سخت گناہ ہے، جس سے بچنا اور توبہ کرنا واجب ہے۔ حرمین شریفین میں حرم محترم کی عظمت کے پیش نظر بے پردگی کا یہ گناہ اور سنگین ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہاں شرعی پردہ کا اہتمام اور زیادہ ضروری ہے۔ (حیات)

جاہلوں میں مشہور ہے کہ حج یا عمرہ کا سفر شروع ہوتے

ہی نامحرم مرد اور عورت سگے بہن بھائی کی طرح ہوجاتے

ہیں اس لئے خواتین نامحرم مردوں سے اپنا پردہ ختم کر دیتی

ہیں اور جہاز میں سوار ہوتے ہی برقعہ واپس کر دیتی ہیں اور

پھر پورے سفر حج میں قیام کے دوران بالکل بے پردہ رہتی

ہیں، یہ بالکل غلط ہے، اور ناجائز ہے۔ ہر مرحلہ پر شرعی پردہ

واجب ہے اور اس کا اہتمام ضروری ہے۔

اسی طرح بعض جاہل کہتے ہیں کہ سفر حج میں کسی کو اتنی فرصت

ہے کہ عورتوں کو دیکھے اور ان سے برائی کا ارادہ کرے اس لئے

پردہ کی کوئی ضرورت نہیں، یہ بھی سراسر غلط ہے اور اس وجہ

سے شرعی پردہ چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

احرام میں پردہ کا طریقہ

بہرحال خواتین کو حج یا عمرہ کے احرام میں بھی نامحرم

مردوں سے پردہ فرض ہے اور چہرہ کا پردہ بھی ضروری
ہے اور یہ بھی لازمی ہے کہ کپڑا چہرے سے نہ لگے۔ ان دونوں
پر عمل کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ خواتین کوئی ہیٹ
وغیرہ خرید لیں اور اس میں آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کیلئے
جو گتہ چھجے کی طرح آگے لگا ہوا ہوتا ہے اس پر باریک کپڑے
کی نقاب سی لیں جس میں چہرہ بھی نہ جھلکے اور آنکھوں کے
سامنے باریک سی جالی سی لیں تاکہ راستہ بآسانی نظر آسکے
اور اس کو سر اور پیشانی کے اوپر اوڑھ لیں اور چہرے پر اس کی
نقاب ڈال لیں اور ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھ لیں، اور برقعہ
کی نقاب سر کے پیچھے کر لیں اور باقی تمام جسم کو برقعہ سے ڈھانپ
لیں اور چہرے کے سامنے ہیٹ کی نقاب ایک ہاتھ سے تھامے
رکھیں تاکہ وہ ہوا سے اڑ کر چہرے پر نہ لگنے پائے۔ اس طرح نامحرم
مردوں سے پردہ بھی ہو جائے گا اور نقاب بھی چہرے سے

دور رہے گی (اب بنا بنایا ایسا تیار ہیٹ برقعے بیچنے والوں کی دکان سے بآسانی مل جاتا ہے) لہٰذا خواتین اس آسان طریقہ پر عمل کریں۔ یاد رہے کہ اس اہتمام کے دوران بھی اگر کبھی نقاب چہرہ سے لگے اور فوراً ہی نقاب کو چہرے سے ہٹا دیں تو اس میں کوئی جرمانہ واجب نہیں اور پورا مسئلہ یہ ہے:

مسئلہ: اگر کسی خاتون کے حالتِ احرام میں نقاب کا کپڑا یا کوئی دوسرا کپڑا چہرے سے لگے اور وہ فوراً ہٹا دے تو اس میں کوئی جرمانہ واجب نہیں خواہ کتنی بار لگے لیکن اس سے بھی بچنا چاہئے۔ اور اگر کچھ دیر تک کپڑا چہرہ سے لگا رہے لیکن ایک گھنٹے سے کم لگے تو ہر مرتبہ میں ایک مٹھی گندم صدقہ دینا واجب ہے، اور اگر ایک گھنٹے سے زیادہ اور ایک دن یا ایک رات سے کم کپڑا چہرہ سے لگا رہے

تو صدقہ فطر کے برابر یعنی پونے دو کلو یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے، اور اگر کامل ایک دن یا کامل ایک رات کپڑے سے چہرہ چھپائے رکھے اور کپڑا چہرہ سے لگا رہے اور ایسا کرنا بلا عذر ہو تو ایک دم واجب ہے۔

(غنیہ صفحہ ۱۳۴)

اگر کسی عورت کو کوئی شدید مجبوری ہو مثلاً نظر کمزور ہو یا کوئی اور قوی عذر ہو اور چہرہ کے سامنے کپڑا لٹکانے کی صورت میں چلنا سخت مشکل ہو یا سخت ہجوم میں کسی نقصان کے پہنچنے کا قوی اندیشہ ہو جیسے بعض مرتبہ طواف، سعی اور رمی کرتے ہوئے ایسی صورتحال پیش آجاتی ہے تو ایسی صورت میں عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی گنجائش ہے، لیکن نامحرم مردوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، قصداً اس کے چہرہ کی طرف نہ دیکھیں۔

(فتویٰ)

ایک غلط فہمی

یہاں خواتین کی ایک غلط فہمی دور کرنا ضروری ہے

اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر خواتین احرام میں سر پر سفید

رومال باندھنا ضروری سمجھتی ہیں، اور وہ اسی کو احرام سمجھتی ہیں

یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خواتین کا احرام چہرہ میں ہے۔ سر احرام

میں داخل ہی نہیں۔ البتہ اگر خواتین اپنے سر کو نامحرم مردوں

کے سامنے کھلنے سے بچانے کے لئے یا اپنے سر کے بالوں کو ٹوٹنے

سے محفوظ رکھنے کے لئے سر پر رومال باندھ لیں تو جائز ہے لیکن

پیشانی سے اوپر باندھیں اور اس کو احرام کا جزو یا ضروری

نہ سمجھیں۔

اگر کوئی خاتون سر پر سفید رومال بالکل نہ باندھے اور

اس طریقہ سے احرام باندھے جو اوپر لکھا گیا ہے تو اس کا احرام

بالکل صحیح ہے، اور نہایت کافی ہے۔

بعض خواتین سفید رومال سر پر باندھنے میں یہ سنگین غلطی کرجاتی ہیں کہ وضو کے وقت بھی سر سے رومال کھول کر سر پر مسح نہیں کرتیں، بلکہ رومال ہی پر مسح کرلیتی ہیں، ایسی خواتین کا وضو نہیں ہوتا، اور جب وضو نہیں ہوتا تو نماز بھی نہیں ہوتی کیونکہ وضو کے وقت رومال کھول کر کم از کم چوتھائی سر پر مسح کرنا فرض ہے۔ لہٰذا وضو کے وقت خاص طور پر یہ سفید رومال سر سے کھول کر سر پر ضرور مسح کریں۔

احرام کی ممنوع باتیں

جب خواتین عمرہ کا احرام باندھ لیں تو ان کے لئے احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں ممنوع ہوجاتی ہیں، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے

چنانچہ ان کا ارتکاب کرنے سے بعض صورتوں میں دم یعنی
قربانی واجب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں صدقہ
واجب ہوتا ہے، بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے۔ اگر
کسی خاتون سے ایسی کوئی غلطی ہوجائے تو اس کا حکم معتبر علماء
کرام سے دریافت کرلیں یا معتبر کتابوں میں دیکھ لیں۔ یاد رہے
کہ ان امور کا ارتکاب گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج
وعمرہ بھی ناقص ہوجاتا ہے اسلئے ان سے بچنے کا خاص اہتمام
کرنا چاہئے۔

○ احرام کی حالت میں خواتین کو چہرہ سے کپڑا لگانا اور چہرہ
ڈھانپنا منع ہے لہٰذا اپنا چہرہ کسی وقت بھی کپڑے سے نہ ڈھانکیں
سوتے جاگتے ہر وقت اس کو کھلا رکھیں۔

○ کپڑوں یا بدن کو کسی قسم کی خوشبو لگانا، سر یا جسم پر خوشبودار
تیل لگانا یا خالص زیتون یا تل کا تیل لگانا منع ہے، البتہ ان

تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کے دیگر تیل لگانا جائز ہے۔

○ خوشبودار صابن استعمال کرنا، خوشبودار تمباکو وغیرہ کھانا منع ہے۔ (احکامِ حج و معلم الحجاج)

○ احرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے خاص طور سے بچنا۔ جیسے غیبت کرنا، چغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، کسی پر جھوٹا الزام لگانا، کسی کو رسوا اور ذلیل کرنا، بے جا مذاق کرنا، جلنا، حسد کرنا، بے پردگی اختیار کرنا۔ یہ سب باتیں بغیر احرام کے بھی ناجائز ہیں اور احرام کی حالت میں خاص طور پر منع ہیں۔

○ خواتین کا اپنے شوہر یا محرم مردوں کے ساتھ یا دیگر رفیقِ سفر خواتین کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا یا بے جا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے۔ اس سے بطورِ خاص بچنا چاہیے۔ اکثر خواتین اس گناہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

○ اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا یا جوں

مارنے کے لئے کپڑا دھوپ میں ڈالنا یا جوں مارنے کے لئے کپڑے کو دھونا منع ہے۔

○ سر اور جسم کے کسی حصہ سے بال کاٹنا یا کٹوانا اور ناخن کترنا منع ہے۔

○ زعفران، کسم اور کسی خوشبودار چیز میں رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔ ہاں اگر دُھلا ہوا ہو اور خوشبو نہ آتی ہو تو پہننا جائز ہے۔

○ شوہر سے ہم بستری کی باتیں کرنا یا شہوت سے بوس و کنار کرنا اور شہوت سے چھونا منع ہے۔

مکروہ باتیں

درج ذیل باتوں سے خواتین کو احرام کی حالت میں بچنا چاہیے۔ لیکن اگر ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب ہو جائے تو کوئی جزا واجب نہیں۔

○ لونگ، الائچی اور خوشبودار تمباکو ڈال کر پان کھانا مکروہ

ہے، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔

○ جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا منع ہے۔

○ سر میں کنگھی کرنا۔

○ اگر بال ٹوٹنے یا اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجانا بھی مکروہ ہے ہاں اس طرح آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔

○ خوشبو میں بسائے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو دار میوہ اور خوشبو دار گھاس سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے اور خوشبو کو چھونا اور سونگھنا بھی مکروہ ہے۔ البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

○ خوشبو دار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے اور پکا ہوا خوشبو دار کھانا مکروہ نہیں، اس کو کھانا جائز ہے۔

○ اوندھی ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے۔

البتہ سر یا رخسارہ تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں جائز ہے۔

○ تولیے یا کپڑے سے منہ پونچھنا منع ہے۔ البتہ ٹشو پیپر سے چہرہ کا پسینہ وغیرہ پونچھنا جائز ہے۔ اور کعبہ کے پردہ کے نیچے اس طرح کھڑی ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر چہرہ کو نہ لگے تو جائز ہے۔

جائز باتیں

احرام کی حالت میں درج ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں :

○ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے اور غبار دور کرنے کے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے۔ لیکن میل دور نہ کریں۔

○ انگوٹھی پہننا۔ چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

○ دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے۔ اسی طرح

زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے (عمدہ)

- بلا خوشبو کا سرمہ لگانا، زخمی عضو پر پٹی باندھنا۔
- سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنے یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔
- بالٹی یا تسلہ یا سبزہ وغیرہ سر پر اٹھانا۔
- زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔
- موذی جانوروں کو مارنا چاہے وہ حرم ہی میں ہوں جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ اور کھٹمل وغیرہ۔
- سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو تو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو، اگرچہ برائے نام ہو تو اس کو استعمال نہ کریں ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

مفید مشورہ

بعض خواتین کو حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت یا

ان کو ادا کرنے کے دوران ماہواری آجاتی ہے، جس کی وجہ سے حج وعمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ قیام کی مدت ختم ہونے یا مختصر ہونے کی وجہ سے سخت دشواری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس لئے جن خواتین کو حج یا عمرہ ادا کرنے کے دوران ماہواری آنے کا اندیشہ ہو ان کے لئے یہ مشورہ ہے کہ وہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے اپنے مزاج وصحت کے مطابق عارضی طور پر ماہواری روکنے والی دوا تجویز کرالیں اور استعمال کریں تاکہ حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے۔ شرعی لحاظ سے ایسی دوائیں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

لیکن اگر پھر ماہواری آجائے یا کوئی خاتون ایسی دوائیں استعمال نہ کرے اور ماہواری شروع ہو جائے تو اس کے لئے عمرہ کا احرام ہونے کی صورت میں یہ حکم ہے کہ وہ مکہ مکرمہ پہنچ جائے اور گھر ہی میں رہے اور ماہواری سے پاک ہونے کا

انتظار کرے، جب ماہواری سے پاک ہو تو مسجدِ حرام میں جاکر عمرہ ادا کرے کیونکہ اس حالت میں حرم شریف میں داخل ہونا جائز نہیں ہے البتہ حرم شریف کے دروازوں کے باہر سے یا جہاں سعی کی جاتی ہے وہاں سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا، ذکر و تسبیح اور دعا کرنا جائز ہے کیونکہ یہ حصے فی الحال حرم شریف میں داخل نہیں ہیں۔

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

احرام باندھنے کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد و عورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے۔ یہاں اس کی قدرے تفصیل لکھی جارہی ہے۔

خود بخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصے کے بال خود بخود

ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں (عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا

احرام کی حالت میں وضو وغسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ نہ رگڑیں سر اور ڈاڑھی کو زیادہ نہ ملیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو یا غسل کی وجہ سے سر، یا ڈاڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

○ اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

○ اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم بال گریں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیہ)

○ اگر چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے پورے سر یا پوری ڈاڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لیے جائیں تو دم واجب ہوگا (عمدہ)

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا ڈاڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلے روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے بالوں سے کم کم بال توڑیں یا کاٹیں تو پونے دو کلو یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر چوتھائی سر یا ڈاڑھی کے بال توڑ لے یا کتر لے یا مونڈ لے تو دم واجب ہے۔ (عمدہ)

خوشبودار صابن

احرام کی حالت میں خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے، اگر کسی نے استعمال کرلیا تو اس کی جزا میں یہ تفصیل ہے:

اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا خواہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو پر جیسے سر یا چہرہ پر یا کسی بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ناک یا کان پر، تو دم واجب ہے۔

اگر خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم سے یا جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے استعمال کیا تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

البتہ بغیر خوشبو کا صابن احرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے

ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔

(ماخوذہ فتاوی دارالعلوم کراچی صفحہ ۳۶)

حجرِ اسود کی خوشبو

حجرِ اسود اور رکنِ یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوتی ہے اس لئے جو خواتین و حضرات احرام کی حالت میں ہوں وہ حجرِ اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں بلکہ استلام کا اشارہ کرنے پر اکتفا کریں، اسی طرح رکنِ یمانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں۔

اگر کسی نے احرام کی حالت میں حجرِ اسود کا بوسہ لیا یا رکنِ یمانی پر ہاتھ لگایا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر (یعنی پونے

دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر، صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیہ)

احرام میں ٹشو پیپر کا استعمال

احرام کی حالت میں ناک یا منہ صاف کرنے یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر کا استعمال کرنے کی گنجائش ہے، اس کی وجہ سے کوئی دَم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

(ماخوذہ فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

دورانِ سفر کیا عمل کریں؟

دورانِ سفر زیادہ سے زیادہ مگر آہستہ آواز سے لبیک اور درود شریف پڑھتی رہیں اور جب بھی لبیک پڑھیں تین بار پڑھیں، اور نماز والا درود شریف پڑھیں اور جو دعا ذہن میں آئے مانگ لیں، کوئی خاص دعا مقرر اور لازمی نہیں ہے۔

دوران سفر بلا ضرورت اخبارات، رسائل، فضول ولایعنی گفتگو اور کاموں سے بچیں، حق تعالے کی طرف توجہ رہیں اور ذکر و دعا میں لگی رہیں۔

مکہ معظمہ پہنچنا

جب مکہ معظمہ پہنچ جائیں تو جائے قیام پر سامان وغیرہ رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہو تو آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لیے مسجد حرام کی طرف چلیں۔ البتہ اگر ماہواری آ رہی ہو تو ابھی جائے قیام ہی پر رہیں مسجد حرام میں نہ آئیں، ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ ادا کریں کیونکہ ماہواری کی حالت میں حرم شریف میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ البتہ حرم شریف کے دروازوں کے باہر سے یا جہاں سعی کی جاتی ہے وہاں سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا جائز ہے اور وہاں بیٹھ کر دعا کرنا اور ذکر و تسبیح کرنا درست ہے۔ کیونکہ یہ جگہ ابھی مسجد حرام میں شامل نہیں ہے۔

مسجدِ حرام میں داخلہ

○ اگر بابُ السّلام معلوم ہو تو مسجدِ حرام میں اس دروازے سے جانا بہتر ہے ورنہ ہر دروازہ سے جانا جائز ہے ۔

○ جب آپ مسجدِ حرام میں داخل ہونے لگیں تو دل سے پورے آداب کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر دایاں پاؤں دروازہ کے اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے
اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ۔

○ جس وقت خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو راستے سے ہٹ کر ایک طرف کھڑی ہو جائیں اور تین مرتبہ یہ پڑھیں :

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور درود شریف پڑھ کر خوب گڑگڑا کر جو دل میں آئے وہ دعا مانگیں کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کا خاص وقت ہے اور یہ دعا بھی مانگیں :

"اے اللہ میں آپ کی رضامندی اور جنّت کا سوال کرتی ہوں مجھے جنّت دے دیجئے۔ اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں مجھے دوزخ سے بچا لیجئے۔ یا الٰہ العالمین سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ پر نظر پڑتے وقت جتنی دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے بھی قبول فرما لیجئے۔" آمین۔

اے اللہ! مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنا دیجئے۔

آمین!

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے، لہٰذا مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں، اس مسجد کا تحیۃ طواف ہے اس لئے دعا مانگنے کے بعد طواف کریں۔ ہاں اگر ہجوم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو طواف کے بجائے تحیۃ المسجد پڑھیں اور عمرہ کا طواف شروع کرنے پر تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیں۔ (معلم الحجاج)

طواف کا طریقہ

طواف کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حجرِ اسود کی طرف چلیں اور مردوں سے ہٹ کر حجرِ اسود کے سامنے اس طرح کھڑی ہوں کہ سارا حجرِ اسود آپ کے داہنے طرف ہو جائے، پھر یہاں قبلہ رُو

کھڑی ہو کر طواف کی نیت کریں اور نیت کرتے ہوئے
ہاتھ نہ اٹھائیں۔ نیت یہ ہے:

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ
کے طواف کی نیت کرتی ہوں، آپ اس کو
قبول کر لیجئے، اور میرے لئے آسان فرما دیجئے۔"

○ نیت کرنے کے بعد قبلہ رُو ہی دائیں طرف کھسک کر حجرِ اسود کے بالکل سامنے آجائیں اور دونوں ہاتھ اپنے کاندھوں تک اس طرح اٹھائیں جیسا کہ نماز کے وقت اٹھاتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رُخ حجرِ اسود کی طرف کریں، اور زبان سے کہیں: بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
پھر دونوں ہاتھ گرا دیں، اس کے بعد:

○ حجرِ اسود کے اِستلام کا اشارہ کریں، کیونکہ اِستلام کے لئے مردوں میں گھسنا خواتین کو منع ہے اور عام طور پر اس کے بغیر

اِستلام ممکن نہیں اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حَجَرِ اَسْوَد کی طرف اٹھا کر ہتھیلیاں اس طرح پھیلائیں گویا وہ حجرِ اَسْوَد پر رکھی ہیں اور زبان سے کہیں : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ اور ہتھیلیاں چوم لیں۔ اور اگر مردوں کا ہجوم نہ ہو تو بجائے اس طرح اشارہ کرنے کے آپ خود حَجَرِ اَسْوَد پر جا کر اور اس پر دونوں ہاتھ رکھ کر دونوں ہاتھوں کے درمیان حَجَرِ اَسْوَد کو آہستہ سے بوسہ دیں ورنہ اشارہ کرنا بھی کافی ہے۔

اور پھر دائیں طرف جدھر کو چلنا ہے مڑ جائیں، اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کی طرف چلیں اور اپنی چال کے مطابق چلیں مردوں کی طرح اکڑ کر تیز تیز نہ چلیں اور جہاں تک ہو سکے مردوں سے ہٹ کر طواف کریں۔

○ طواف کرتے ہوئے سیدھی چلیں، نگاہ سامنے رکھیں

دائیں بائیں نہ دیکھیں اور خانۂ کعبہ کی طرف سینہ اور پشت ہرگز نہ ہونے دیں اور زبان سے یہ پڑھیں :

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور جو دل چاہے اپنی زبان میں بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے دعاء کرتی رہیں۔ طواف میں کوئی دعاء ضروری اور لازمی نہیں ہے، جو دعاء شرع میں ہر مقام کے لئے لکھی گئی ہے وہ مانگ لیں، ورنہ مذکورہ کلمہ پڑھتی رہیں، اور ضروری یہ کلمہ بھی نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

○ آگے گول، قدآدم دیوار آئے گی اس کو "حطیم" کہتے ہیں اس کے بعد جب خانۂ کعبہ کی پیٹھ والی دیوار آئے گی۔ اس کے بعد جب خانۂ کعبہ کا تیسرا کونہ آجائے جس کو "رُکنِ یمانی" کہتے ہیں، اگر اس پر خوشبو ملی ہوئی نہ ہو تو اس پر دونوں ہاتھ پھیریں یا ایک ہاتھ پھیریں، اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا مردوں کا ہجوم ہو

تو بغیر اشارہ کے یوں ہی گزر جائیں اور گزرتے ہوئے یہ دعا کریں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ

اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں معافی چاہتی ہوں۔

○ پھر اس کے بعد آگے حجرِ اسود کی طرف چلیں اور یہ دعا کریں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ

اے ہمارے رب ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

○ پھر حجرِ اسود کے سامنے پہنچیں تو پھر حجرِ اسود کی

کی طرف ہتھیلیوں کا رُخ کریں اور کہیں :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیں۔ اس کو استلام کا اشارہ کہتے ہیں۔ یہ ایک چکر ہوا اس کے بعد باقی چکر بالکل اسی طرح کریں۔

○ سات چکر پورے کر کے حجرِ اَسْوَد اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان جو دیوار ہے اس کو مُلْتَزَم کہتے ہیں، اس سے چمٹ کر دعا کریں۔ یہ دعا قبول ہونے کی خاص جگہ ہے البتہ اگر یہاں خوشبو لگی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لگی ہوئی ہوتی ہے یا مردوں کا ہجوم ہو تو پھر اس سے کچھ دور کھڑی ہو کر دعا کریں یہ بھی ممکن نہ ہو تو دعا چھوڑ دیں۔ یہاں سے ہٹ کر مقامِ ابراہیم کے پاس آئیں اور مردوں سے دور اس طرح کھڑی ہوں کہ آپ کے اور خانۂ کعبہ کے درمیان مقامِ ابراھیم آجائے اور وہاں دو رکعت واجب طواف ادا کریں۔ اگر یہاں بھی مردوں

کا ہجوم ہو تو حرم شریف میں کسی اور جگہ ادا کریں، جان بوجھ کر مردوں میں نہ گھسیں اور اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گزرنے دیں اس کے بعد یہ واجب نماز پڑھیں۔ لیجئے طواف ختم ہوا۔

نمازِ واجب طواف پڑھنے کے بعد دعا کر کے آبِ زمزم کے کنویں پر جائیں (آبِ زمزم کے کنویں تک جانے کا راستہ اب بند کر دیا گیا ہے اور بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے زمزم کے پانی کے نلکے لگے ہوئے ہیں) وہاں پانی پی کر، اور کچھ اپنے اوپر چھڑک کر قبلہ رُخ ہو کر دعا کر لیں۔ اس کے بعد حجرِ اسود کے سامنے آ کر اس کا استلام کریں یا اس کا اشارہ کریں۔

خواتین کے مسائلِ طواف

- حیض و نفاس کی حالت میں خواتین طواف نہیں کر سکتیں اور ایسی حالت میں مسجد میں داخل ہونا بھی جائز نہیں۔
- خواتین طواف میں نہ اضطباع کریں اور نہ رمل کریں۔ یہ دونوں عمل صرف مردوں کے لئے ہیں۔
- خواتین کو رات میں طواف کرنا مستحب ہے اور دن میں بھی جائز ہے۔
- خواتین کو جہاں تک ہو سکے مردوں سے ہٹ کر طواف کرنا چاہیئے، از خود مردوں میں گھسنا اور دھکم دھکا کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہجوم میں طواف کرنے کی ضرورت پیش آئے، مثلاً طوافِ زیارت کرنا ہے، یا کوئی دوسرا واجب طواف کرنا ہے، اگر ہجوم ختم ہونے کا انتظار

کریں تو حیض آنے کا اندیشہ ہے یا کہیں ضروری جانا ہے یا قیام کی مدت کم ہے تو ایسی صورت میں حتی الامکان مردوں سے بچتے ہوئے مطاف کے کنارے سے طواف کر لینا چاہئے یا حرم شریف کی چھت پر کر لیں۔ (معلم الحجاج بتصرف)

مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو خواتین وہاں بھی دوگانۂ طواف پڑھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ حرم میں کسی اور جگہ پڑھ لیں۔ (حیات القلوب)

سعی کا طریقہ

استلام کرنے کے بعد صفا کی طرف چلیں اور اس پر اتنا چڑھیں کہ خانہ کعبہ نظر آسکے پھر قبلہ رُخ کھڑی ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے سعی کی نیت کریں:

"اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کی سعی کرتی ہوں، آپ اسے قبول کر لیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے" (حیات)

پھر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائیں اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر، تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ایک مرتبہ کلمہ توحید پڑھیں، پھر درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔

وہاں سے اتر کر مَرْوَہْ کی طرف چلیں۔ جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو وہاں مرد حضرات کی طرح دوڑ کر نہ چلیں بلکہ اپنی عادت کے مطابق چلیں اور یہ دعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

ترجمہ

اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ بڑے عزت والے اور کرم والے ہیں۔

○ پھر مَرْوَہ پر پہنچ کر وہی ذکر اور دعا کریں جو صفا پر کی ہیں یہ ایک چکر ہوا۔ اس طرح چھ چکر اور کرنے ہیں، یہاں سے صفا پر جائیں، دو چکر ہو جائیں گے۔ آخر سات چکر مَرْوَہ پر ختم ہوں گے ہر چکر میں سبز ستونوں کے درمیان خواتین نہیں دوڑیں گی۔

○ پھر آخر میں مروہ جا کر دعا کریں اور اسی جگہ یا گھر آکر خواتین اپنی چوٹی کے آخر میں سے انگلی کے ایک پورے سے کچھ زائد بال کتر دیں واضح رہے کہ سر سے بال کترنے سے پہلے ناخن وغیرہ ہرگز نہ کاٹیں۔ لیجئے! عمرہ پورا گیا۔

اب آپ چہرہ سے کپڑا لگا سکتی ہیں اور ڈھانپ سکتی ہیں، خوشبو لگا سکتی ہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئی ہیں۔

اس کے بعد خواتین شکرانے کے دو نفل عام نفلوں کی طرح پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور یہ نفل مستحب ہیں۔

○ اگر کسی خاتون کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد اچانک ماہواری آجائے تو اس کو سعی کرنا جائز ہے۔ وہ طریقہ بالا کے مطابق سعی کر کے اور سر کے بال کتروا کر اپنا عمرہ مکمل کر سکتی ہے کیونکہ سعی کی جگہ حرم شریف میں داخل نہیں ہے۔ اس سے الگ ہے اور سعی ماہواری کی حالت میں بھی ادا ہو جاتی ہے، البتہ سعی کے بعد شکرانہ کے طور پر دو نفل چھوڑ دیں کیونکہ وہ ضروری نہیں ہیں اور ماہواری کی حالت میں انھیں پڑھنا جائز بھی نہیں ہے۔

(ماخذہ حیات)

خواتین کے مسائل قصر و سعی

○ خواتین دو سبز ستونوں کے درمیان جھپٹ کر نہ چلیں بلکہ اپنی معمولی رفتار سے چلیں۔

○ خواتین دورانِ سعی حتی الامکان مردوں سے بچ کر چلیں جان بوجھ کر مردوں میں داخل نہ ہوں، اور صفا مروہ پر جائیں بھی مردوں سے ہٹ کر کریں ورنہ چھوڑ دیں۔

○ خواتین کو کم از کم چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگل کتروانے واجب ہیں اور تمام سر کے بال بقدر ایک انگل کتروانا سنت ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ساری چوٹی پکڑ کر یا دائیں بائیں اور پیچھے کی جانب سے سر کے بالوں کی تین لٹیں بنا کر انگلی کے ایک پورے کی لمبائی کے برابر خود تراش لیں یا کسی دوسرے سے ترشوالیں۔ لیکن کسی نامحرم مرد سے نہ کٹوائیں کہ یہ حرام ہے۔

چونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اس لئے انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ بال کاٹیں تاکہ سب بال آجائیں۔ اگر چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹ گئے تب بھی احرام سے نکلنے کے لئے کافی ہے۔

(معلم الحجاج بتصرف)

دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا

آپ نے عمرہ کرنے اور طواف کرنے کا طریقہ پڑھ لیا، اگر آپ زندہ یا مرحوم والدین یا کسی ہیلی کی طرف سے عمرہ کرنا چاہیں یا صرف طواف کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کر کے طریقہ مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کرلیں۔ عمرہ کا طواف مسجد عائشہؓ سے باندھ کر آئیں اور عمرہ کریں۔ نیت اس طرح

لہ مکہ مکرمہ سے باہر تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجد عائشہ کہتے ہیں، یہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

کریں:

"اے اللہ یہ عمرہ یا یہ طواف میں اپنے والد یا والدہ یا شوہر کی طرف سے کرنے کی نیت کرتی ہوں، ان کی طرف سے آپ اس کو قبول فرمالیں اور میرے لئے آسان فرمادیں"

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچادیں، اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک شخص کو ثواب پہنچائیں یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں، اور خواہ پوری امت کو ثواب پہنچائیں سب اختیار ہے اور سب درست ہے۔ پہلی صورت میں جس شخص کی طرف سے نیت کر کے احرام باندھا ہے بس اسی کو ثواب ملے گا، اور دوسری صورت میں ایک عمرہ یا طواف کر کے ایک سے زیادہ افراد کو بھی ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔

متعدد عمرہ کرنا

عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال میں صرف پانچ
دن جن میں حج ہوتا ہے، یعنی ۹ ذی الحجہ سے لیکر ۱۳ ذی الحجہ
تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے۔ ان پانچ دنوں
کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کر سکتی ہیں۔ لہٰذا
رمضان المبارک کے بعد ۹ ذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں
اور جتنے چاہیں خواتین عمرے کر سکتی ہیں، اور حج کے بعد بھی عمرے
کر سکتی ہیں۔ جو لوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں
ان کا منع کرنا درست نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملا علی قاری)

اور طواف بھی جتنے بآسانی کر سکیں، یہ زندگی کا بہترین موقع
ہے اس کو غنیمت سمجھ کر جتنا ہو سکے ذکر و تلاوت، نماز و

روزے اور دیگر نیک کاموں میں لگائیں اور فضول کاموں سے بچیں اور خاص طور پر گناہوں سے بچیں۔

طواف کی کثرت

کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں، بلکہ مستحب ہے لیکن بجائے عمرہ کے طواف زیادہ کرنا افضل ہے۔

(معلم الحجاج بتصرف)

لہٰذا خواتین کو طواف زیادہ کرنے چاہئیں اور وہ بھی اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق کیونکہ حق تعالیٰ بہت کریم ہیں، وہ کمزوروں کے تھوڑے عمل کو بھی قبول فرما کر بہت کچھ اجر و ثواب عطا فرما دیتے ہیں بشرطیکہ وہ عمل اس کی خوشنودی کے لئے ہو

حرم شریف کی جماعت اور خواتین

خواتین کو حج وغیرہ کے موقع پر گھر میں نماز پڑھنے سے مسجد حرام اور مسجد نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

لہٰذا نماز باجماعت ادا کرنے کی نیت سے انہیں حرم شریف میں نہ آنا چاہیئے، البتہ خانۂ کعبہ کی زیارت کرنے یا طواف کرنے یا عمرہ کرنے کی نیت سے حرم شریف میں آسکتی ہیں۔ اسی طرح مسجدِ نبوی میں روضۂ اقدس پر سلام پیش کرنے کی نیت سے آسکتی ہیں۔ اگر ان مقاصد کے لئے خواتین حرم شریف میں یا مسجدِ نبوی میں تشریف لائیں اور جماعت کا وقت ہو جائے اور وہ جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھ لیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔ لیکن افضل گھر میں نماز پڑھنا ہے۔

مختصر معمولات
برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس لئے درج ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں:

○ نفل طواف کثرت سے کرنا، اور کبھی کبھی نفل عمرہ بھی کرتی رہیں۔

○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور درود شریف کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنا۔

○ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَر ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کی تسبیحات پڑھنا اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھنا۔ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں کہ یہ تسبیحات بڑے اجر وثواب کا باعث ہیں۔ یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جا کر یہ ثواب کہاں ملے گا؟

○ چلتے پھرتے ، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھنا۔ یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور بہت زیادہ قربِ خداوندی کا باعث ہے۔

○ قرآن کریم کی تلاوت کرنا ، اگر ہو سکے تو ایک کلام پاک

ختم کرنا اور مناجاتِ مقبول عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھنا۔

○ اِشراق، چاشت، اوّابین، تہجد، قیامُ اللیل، سُننِ زوال، تحیۃُ المسجد، تحیۃُ الوضو، صلوٰۃُ التوبہ اور صلوٰۃُ التسبیح کا اہتمام کرنا۔

○ زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ حرام میں گزاریں لیکن یادِ الٰہی میں مشغول رہیں اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

○ صدقہ، خیرات کرتے رہنا اور ایک دوسرے کی خدمت بجالانا، اور دوسروں سے جو تکالیف پہنچیں انھیں برداشت کرنا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی طالب رہنا۔

○ یہاں ہر نیکی کا ایک لاکھ کے برابر ہے، اور گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے۔ اس لئے فسق و فجور، گندی باتیں، لڑائی

جھگڑا، غیبت، فضول باتوں اور فضول مجلسوں سے اجتناب کریں، اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔

○ مکہ مکرمہ کے لوگوں کی برائی نہ کریں، ان کی سختی اللہ تعالیٰ کے لئے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں۔

○ خواتین بلا ضرورت بازاروں میں نہ گھومیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو مکمل پردہ کے ساتھ جائیں اور جلد واپس آنے کی فکر کریں۔

یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

مکہ معظمہ میں یوں تو ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دعاء زیادہ قبول ہوتی ہیں، اس لئے ان مقامات

پر دعار مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تو از خود مردوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں۔

- خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت۔
- طواف کرتے ہوئے۔
- سَنگِ اَسْوَدْ کے سامنے اور مُلْتَزَمْ پر۔
- حَطِیْم میں رُکْنِ یَمَانِی پر، اور مَقَامِ اِبْرَاھِیْم کے پاس۔
- زَمْزَمْ کے کنوئیں پر۔
- صَفَا پر، درمیان میں جہاں مرد دوڑتے ہیں، اور مَرْوَہْ پر۔
- مِنیٰ میں، مَسْجِدِ خَیْف میں، جہاں ستّر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔
- مُزْدَلِفَہ میں مَسْجِدِ الْمَشْعَرِالْحَرام کے پاس۔

چند زیارات

مکّہ معظّمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں ہے لیکن وہاں جاکر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے، لیکن وہاں جانا ضروری ہرگز نہیں ہے، اگر کوئی خاتون بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا، بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہئے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور: جہاں ہجرت کے وقت رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حِرا : جہاں قرآن کریم کی پہلی آیت اتری تھی۔

مَسْجِدُ الجِنّ : جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مَسْجِدُ الرَّایہ : جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتحِ مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مَسْجِدِ بِلال : جبلِ ابوقبیس کے اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ ہوا تھا۔

مَولِدُ النَّبِی : محلہ مولد النبی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

بَیتِ خَدِیجہؓ : جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی وقت گزارا۔

جَنَّتُ المُعلّٰی : مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کا طریقہ

حج کے پانچ دن
اور
آداب واحکام

۸ ذی الحجہ — حج کا پہلا دن

حج کا احرام

۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے ایام حج کے دن کہلاتے ہیں، یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں اور انہی دنوں میں اسلام کا اہم رکن "حج" ادا ہوتا ہے۔ ۷ ذی الحجہ کو مغرب کے بعد ۸ ذی الحجہ کی رات شروع ہوجائے گی۔ رات ہی کو منیٰ کے لئے جانے کی سب تیاری مکمل کرلیں۔ اور یہ کام کریں:

○ اگر آپ کا احرام پہلے سے بندھا ہوا ہے، مثلاً حج قران یا حج افراد کا احرام باندھا ہوا ہے تو وہی کافی ہے، اور اگر آپ حج تمتع کر رہی ہیں جس میں آپ نے عمرہ کرکے احرام کھول دیا تھا یا آپ مکہ مکرمہ میں رہنے والی ہیں تو آپ صرف حج کا

احرام باندھیں گی۔

جب احرام کا ارادہ ہو تو سنت کے مطابق غسل کرلیں، خواہ ماہواری آرہی ہو کیونکہ یہ نہانا صفائی کے واسطے ہے (عمدہ) اور ناخن کترلیں، بغل اور زیر ناف صاف کرکے فارغ ہوجائیں اگر کوئی غسل نہ کرنا چاہے تو وضو کرنا بھی کافی ہے۔

○ مکروہ وقت نہ ہو اور حیض ونفاس کی حالت بھی نہ ہو تو خواتین احرام باندھنے کی نیت سے، گھر میں دو رکعت نفل ادا کریں، اور گھر ہی میں حج کا احرام باندھ لیں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں صرف وضو یا غسل کرکے احرام باندھ لیں۔

احرام کا طریقہ

اگر حج فرض ہے تو بوقت احرام حج فرض کی نیت کریں، نفل ہے تو حج نفل کی نیت کریں۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا ہے تو اس کا نام لیں کہ میں فلاں ابن فلاں یا مثلاً اپنے والد

یا والدہ یا شوہر کی طرف سے حج کا احرام باندھتی ہوں، نیت کے الفاظ یہ ہیں:

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کی نیت کرتی ہوں آپ اس کو قبول کیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے (آمین)

پھر فوراً ہی حج کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز کے ساتھ لَبَّیْکَ کہیں، اور حج کے آسان ہونے کی دعا کریں۔ بس احرام بندھ گیا۔ احرام کی پابندیاں عمرہ کے بیان میں گزر چکی ہیں انہیں دوبارہ تازہ کرلیں اور اچھی طرح ذہن نشین کریں تاکہ غلطی نہ ہونے پائے۔

منیٰ کو روانگی

اب آپ حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ سے منیٰ کو چلیں، راستے میں اترتے چڑھتے، صبح وشام نمازوں کے بعد حاجیوں سے ملاقات کے وقت آہستہ آواز سے لَبَّیْکَ کہیں

اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ

ترجمہ

"اے اللہ! میں آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں
اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔"

اور دیگر اذکار سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ
اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا جو ذکر طبیعت میں آئے کریں۔

یہ پانچ دن ذکرِ الٰہی، دعا اور عبادت ہی کے ہیں، لہٰذا یہ سب
کام کرتی رہیں، دنیا کی فضول باتوں سے بچیں، غیبت بالکل نہ
کریں۔ لڑائی جھگڑا نہ کریں نہ خاوند سے اور نہ کسی دوسرے
اس گناہ سے بے حد بچیں، صبر و تحمل سے سب کچھ برداشت
کرلیں تاکہ حج صحیح ادا ہو جائے۔

مسئلہ: منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹، ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کرنا مسنون ہے، اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، اگر خواتین رات میں مکہ مکرمہ رہیں یا سیدھی مکہ مکرمہ سے عرفات پہنچ گئیں تو مکروہ ہے، ایسا کرنے سے بچنا چاہیے۔ (احکام الحج بتصرف)

حجاج کی کثرت کی وجہ سے اگر بمجبوری مزدلفہ میں قیام کرنا پڑے تو گنجائش ہے گو سنت کے خلاف ہے لیکن اس میں کوئی جزا واجب نہیں۔ (فتویٰ)

هدایت

جب اس کتاب سے آپ کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس کو آئندہ کی ضرورت کے لیے محفوظ رکھیں یا کسی اور ضرورت مند کو دیدیں، ضائع نہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ

۹ ذی الحجہ - حج کا دوسرا دن

عَرَفات کو روانگی

○ فجر کی نماز منیٰ میں پڑھیں، تکبیرِ تشریق کہیں اور آہستہ سے لَبَّیْكَ کہیں، اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عَرَفات جانے کی تیاری کریں اور آہستہ آواز سے لَبَّیْكَ کہتی ہوئی زوال سے پہلے عَرَفات پہنچ جائیں، وضو کرلیں غسل کرلینا افضل ہے بشرطیکہ پردہ کے ساتھ نہانے کا انتظام ہو۔

○ وقوفِ عَرَفات کا وقت زوال کے بعد صبح صادق تک ہے، لہٰذا کھانے وغیرہ سے جلد فارغ ہو لیں اور زوال ہوتے ہی وقوف شروع کردیں۔ یاد رہے کہ یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے، اس سے بہتر وقت زندگی میں نہیں ملے گا، اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب

برداشت کر جائیں اور شام تک دعا واستغفار کرنے ، الحاح وزاری اور گڑگڑانے میں گزاریں اور غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ نکلیں ورنہ دَم واجب ہو جائے گا۔ (غنیہ)

○ ظہر کی نماز اپنے خیمے میں ظہر کے وقت ادا کریں

ظہر کی نماز کے بعد جو طبیعت چاہے ذکر وتلاوت اور دعا کریں، یہاں کے لئے کوئی خاص ذکر مقرر نہیں ہے کہ اس کے بغیر حج میں فرق آئے، اگر ہو سکے تو یہ عمل کرلیں :

⊙ پہلے تین یا پانچ یا سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں ، پھر نماز والا درود شریف پڑھیں پھر گڑگڑا کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں پھر گیارہ مرتبہ دل سے یہ استغفار کریں :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(۲) پھر تین مرتبہ لَبَّیْکَ کہیں اور نماز والا درود شریف سو مرتبہ پڑھیں اور اس کے آخر میں کبھی کبھی وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ ملا لیا کریں۔

(۳) پھر سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیں۔

(۴) پھر سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی سورت پڑھیں اور درمیان میں آہستہ آواز سے لَبَّیْکَ کہتی رہیں اور کچھ کچھ وقفہ سے جو دل میں آئے دعا کرتی رہیں یا مناجاتِ مقبول کا اردو ترجمہ سمجھ کر مانگتی رہیں[1]۔ اور یہ سارا وقت پوری توجہ اور دھیان سے یادِ الٰہی میں اور اپنے جملہ متعلقین کے لئے دعائیں

---

[1] دعا عرفات الگ رسالہ کی شکل میں لکھی گئی ہے اگر وہ مل جائے تو اس کے مطابق دعائیں مانگیں۔ یہ رسالہ مکتبۃ الاسلام کراچی سے مل سکتا ہے۔

مانگنے میں گزاریں۔ اگر ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں تو احسان ہوگا۔

(۵) اور یہ دعا یہاں اور آئندہ ہر جگہ مانگ لیا کریں کہ :

"اے اللہ! یہاں پر آج تک جتنی دعائیں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقبول بندوں نے مانگی یا بتلائی ہیں، اور وہ میرے حق میں مناسب بھی ہیں تو انھیں قبول فرمالیجئے۔" (آمین)

اسی طرح غروبِ آفتاب تک خشوع و خضوع کے ساتھ دعا میں لگی رہیں۔ دنیا کی اور گناہ کی باتوں سے خاص طور پر بچیں اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کریں۔

غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ نکلیں اگر نکل گئیں اور حدودِ عرفات کے اندر واپس نہ آئیں تو

دَم واجب ہو جائے گا۔ (غنیہ)

⑥ ہو سکے تو کچھ دیر قبلہ کی طرف رُخ کرکے کھڑی ہو کر خشوع اور خضوع کے ساتھ لَبَّیْکَ کہیں اور جو دل چاہے دعاء مانگیں، جب تھک جائیں تو بیٹھ جائیں تاہم کھڑے ہو کر یہ وقوف کرنا افضل ہے، ہو جائے تو اچھا ہے ورنہ ضروری نہیں ہے۔

خواتین کے چند مسائل

○ وقوفِ عرفات کے لئے خواتین کا حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس حالت میں بھی وقوف صحیح ہو جاتا ہے۔

○ اکثر خواتین میدانِ عرفات میں پردہ نہیں کرتیں، یہ حرام ہے اور سخت گناہ ہے، یہ مقام اپنے گناہوں کو بخشوانے کا

ہے نہ کہ دانستہ گناہ کر کے حق تعالیٰ کے غضب کو دعوت

دینا، اس لئے شرعی پردہ کا اہتمام کریں۔

○ بعض خواتین بے پردہ ہوتے ہوئے نامحرم مردوں کی

اجتماعی دعا میں ان کے ساتھ ہو جاتی ہیں یہ بھی بالکل جائز

نہیں۔ نامحرم مردوں سے جدا رہیں اور شرعی پردہ کریں۔

مُزْدَلِفَہ کو روانگی

جب عَرَفات کے میدان میں آفتاب غروب ہو جائے

تو یہاں مغرب کی نماز نہ پڑھیں، بغیر نماز پڑھے عَرَفات سے

مُزْدَلِفَہ روانہ ہو جائیں۔ اور راستے میں ذکر اللہ، درود شریف

اور لَبَّیْكَ پڑھتی رہیں، اور پھر مُزْدَلِفَہ میں پہنچ کر یہ کام کریں:

○ مغرب اور عشاء، دونوں نمازیں ملا کر عشاء کے وقت

میں ادا کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو

پہلے مغرب کے تین فرض ادا کریں۔ سلام پھیر کر تکبیرِ تشریق کہیں اور لَبَّیْکَ کہیں اس کے بعد مغرب کی سنتیں نہ پڑھیں بلکہ فوراً عشاء کے فرض ادا کریں۔ مسافر ہوں تو دو رکعت اور مقیم ہوں تو چار فرض ادا کریں۔ اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور تین وتر پڑھیں۔ نفل پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے، مگر مغرب اور عشاء کے فرضوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں کیونکہ یہ دونوں فرض ملا کر پڑھنے واجب ہیں خواہ با جماعت پڑھیں یا علیحدہ۔

اس کے بعد خوب حق تعالیٰ کا ذکر کریں، تلبیہ پڑھیں تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، توبہ و استغفار کریں، اور خوب کثرت سے دعائیں مانگیں۔ یہ رات بہت مبارک رات ہے۔ بعض کے نزدیک شبِ قدر سے بھی افضل ہے اور کچھ دیر آرام بھی کرلیں کہ حدیث سے ثابت ہے۔

○ مُزْدَلِفَہ سے رات ہی کوئی آدمی ستّر کنکریاں، چھوٹے یا بڑے چنے کے برابر چُن لیں تاکہ منٰی میں مارنے کے کام آئیں اور یہ عمل جائز ہے۔ (غنیہ) اور یہاں سے صرف سات کنکریاں جَمْرَةُ الْعَقَبَہ کی رمی کے لئے لے جانا مستحب ہے۔ (احکام حج)

○ جب فجر ہو جائے تو اندھیرے میں فجر کے فرض اور سنّت ادا کریں، فجر کے بعد یہاں کا وقوف جو واجب ہے، شروع ہوتا ہے، اگر کوئی شخص فجر کے بعد ایک لمحہ بھی یہاں ٹھہر جائے تو وقوف ادا ہو جاتا ہے، لہٰذا خواتین یہ وقوف ادا کریں، اور پھر منٰی تشریف لے جائیں۔

خواتین کیلئے سہولت

○ وقوفِ مُزْدَلِفَہ واجب ہے، لیکن اگر خواتین بیماری یا کمزوری یا لوگوں کے ہجوم کی کثرت سے سخت تکلیف پہنچنے کی بناء پر مُزْدَلِفَہ میں نہ ٹھہریں رات ہی کو مُزْدَلِفَہ سے منٰی چلی

جائیں تو کچھ حرج نہیں، جائز ہے اور ایسا کرنے سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہوگا۔ اور اگر بلا کسی عذر کے یہ وقوف چھوڑ دیا تو دم واجب ہوگا (حیات وغنیہ)

مُزْدَلِفَہ میں رات گزارنے کے لئے اور وقوفِ مُزْدَلِفَہ ادا کرنے کے لئے حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس حالت میں بھی یہ وقوف ادا ہو جاتا ہے۔ (حیات)

مِنیٰ واپسی

آفتاب نکلنے میں جب ذرا سی دیر رہ جائے تو مُزْدَلِفَہ سے مِنیٰ چلیں بس کے مسافر تو بس کے تابع ہیں مگر اتنا خیال رکھیں کہ صبح صادق ہونے دیں، اس سے پہلے مزدلفہ سے نہ چلیں تاکہ وقوفِ مُزْدَلِفَہ ادا ہو جائے۔ ہاں اگر خواتین بیماری وغیرہ کے عذر سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے مُزْدَلِفَہ سے مِنیٰ کو چلی جائیں تو ان پر دم واجب نہ ہوگا۔ البتہ مرد حضرات پر

اس وقوف کے ترک سے دم واجب ہوگا۔ لہٰذا خواتین کی مجبوری سے اپنا واجب ترک نہ کریں۔ بہرحال منیٰ پہنچنے پر آپ کا قیام کم از کم تین دن یہیں رہے گا۔ صرف طوافِ زیارت کے لیے ایک روز مکہ مکرمہ جانا ہوگا۔ جس کی تفصیل آرہی ہے۔

۱۰ ذی الحجہ۔ حج کا تیسرا دن

آج کا دن بڑا مصروف دن ہے، اس دن خواتین کو بہت سارے کام کرنے ہیں جنہیں ترتیب سے یہاں لکھا جاتا ہے آرام کے ساتھ پوری توجہ سے انھیں انجام دیں۔

جمرۂ عقبہ کی رمی

جب آپ منیٰ پہنچ جائیں تو سب سے پہلے جَمْرَةُ الْعَقَبَہ کے سات کنکریاں ماریں اور کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ جَمْرَةُ الْعَقَبَہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑی ہوں۔

اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو بھی کچھ حرج نہیں پھر آہستہ آواز سے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ایک کنکری داہنے ہاتھ سے جمرہ کے ستونوں کی جڑ پر پھینک دیں کچھ اوپر بھی لگ جائے تو کچھ حرج نہیں تاہم اس کے احاطہ میں کنکری کا گرنا ضروری ہے۔ اس طرح ہر کنکری کے ساتھ آہستہ آواز سے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتی رہیں۔ اس طرح الگ الگ سات کنکریاں پھینکیں۔ اگر یہ دعا۔ یاد ہو تو پڑھ لیں، ورنہ ضروری نہیں ہے۔

رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًی لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

ترجمہ

یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتی ہوں، اے اللہ میرے حج کو قبول فرما میری کوشش کو مقبول بنا۔ اور میرے گناہوں کو معاف فرما۔

جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ کو کنکری مارتے ہی لَبَّیْکَ کہنا بند کردیں، اور آج کی تاریخ میں کنکری مارنے کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔ رمی کے بعد اپنی قیام گاہ پر چلی جائیں۔

آنے والے دنوں کی کنکریاں مارنے کا طریقہ بھی یہی ہے جو لکھا گیا، لہٰذا اس کو یاد رکھیں۔

رمی کے اوقات

○ آج کی کنکری مارنے کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے۔

○ اور زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک رمی کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

○ اور غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک رمی کا وقت

مکروہ ہے۔ مگر خواتین کے لئے مکروہ نہیں۔ (زبدہ بتصرف)

○ اور نیز ۱۰ تاریخ میں صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت بھی جائز ہے۔ اور اس وقت میں کنکری مارنا بھی بلاشبہ جائز ہے۔ (عمدہ بتصرف)

چونکہ آج کل ہجوم بہت زیادہ ہوتا ہے اور ہجوم کے اندر رمی کرنے میں جان جانے یا سخت تکلیف پہنچنے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے خواتین غروبِ آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے کنکری مارنے کے لئے جائیں۔ عموماً اس وقت ہجوم نکل جاتا ہے، پھر اگر ہجوم زیادہ نہ ہو تو اسی وقت کنکری مارلیں، اور اگر اس وقت بھی ہجوم زیادہ ہو تو کچھ دیر انتظار کرلیں، مغرب کی نماز پڑھ لیں اور کنکری مارلیں یا رات کے کسی حصہ میں کنکری مارلیں کیونکہ رات میں خواتین کے لئے کنکری مارنا مکروہ نہیں ہے بلکہ افضل ہے۔ (غنیہ)

بہرحال کنکری مارنے کے یہ چار اوقات ہیں ان میں سے جس وقت میں سہولت ہو کنکری مار لینی چاہئے، اول وقت ہی میں کنکری مارنے کی فکر کرنا خواہ جان چلی جائے مناسب نہیں، حق تعالیٰ کی عطا کردہ سہولت اور رخصت پر خوش دلی سے عمل کرنا چاہیے۔

خواتین خود رمی کریں

آج کل اکثر خواتین خود جا کر رمی نہیں کرتیں، ان کے محرم مرد ان کی طرف سے کنکریاں مار آتے ہیں جبکہ بغیر عذرِ شرعی کسی دوسرے کے ذریعہ رمی کرانا جائز نہیں، اس سے دم واجب ہو جاتا ہے، اس لئے خواتین یہ غلطی نہ کریں اور بلا عذرِ شرعی اپنا واجب ترک کر کے گناہگار نہ ہوں ہاں عذرِ شرعی میں کسی دوسرے کو حکم دے کر اور اپنا نائب بنا کر

رمی کرانا جائز ہے اور عذرِ شرعی یہ ہے کہ :

(الف) خواتین اس قدر بیمار یا کمزور ہوں جس کی وجہ سے وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتی ہوں۔

(ب) یا جمرات تک سواری پر سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(ج) یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور سواری ملتی نہ ہو، تو ایسی خواتین شرعی لحاظ سے معذور ہیں وہ کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور مرد خواہ محرم ہو یا نامحرم اس کو حکم دیکر اور اپنا نائب بنا کر اس کے ذریعہ رمی کرا سکتی ہیں۔

○ خواتین کو دوبارہ تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ مسئلہ کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں بہت سے مرد شرعی عذر کے بغیر خواتین کی کنکریاں ان کی اجازت سے خود مار آتے ہیں یہ بھی جائز نہیں اس طرح خواتین کی رمی ادا نہیں ہوتی، اور

ان پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

○ اسی طرح جو خواتین خود جا کر کنکریاں مارنے سے معذور ہوں تو ان کا کسی دوسرے سے اپنی رمی کرانے کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو اپنی کنکریاں مارنے کا حکم دیں۔ اگر ان کے حکم کے بغیر کسی ہمراہی نے ان کی طرف سے کنکریاں ماریں تو وہ معتبر نہ ہوں گی اور دم واجب ہو جائے گا۔

(زبدہ بتصرف)

تمام دنوں کی کنکریاں مارنے کے لئے حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ اس حالت میں بھی رمی کرنا جائز ہے۔ (حیات)

قربانی

جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے، لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے کونسا حج کیا ہے؟ اگر آپ نے

حجِ تمتُّع یا حجِ قِران کیا ہے تو حج کی قربانی کرنا واجب ہے، اور اگر حجِ اِفراد کیا ہے تو حج کی قربانی واجب نہیں مستحب ہے۔

○ قربانی آج ۱۰ تاریخ میں کرنا ضروری نہیں ہے، اس کے لئے تین دن مقرر ہیں ۱۰، ۱۱، ۱۲، ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک رات میں اور دن میں جب چاہیں قربانی کر سکتے ہیں۔

○ عموماً ۱۱ تاریخ کو صبح کے وقت قربانی کرنا بہت آسان ہوتا ہے، لہٰذا اس آسانی پر عمل کیا جاسکتا ہے، بلا ضرورت اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن جن خواتین پر حج کی قربانی واجب ہے وہ سر کے بال اور ناخن وغیرہ قربانی کے بعد ہی کتر سکیں گی۔ اگر انھوں نے قربانی سے پہلے سر کے بال کتر لئے تو ان پر دَم واجب ہو جائے گا۔ اس لئے وہ احتیاط سے کام لیں۔ ہاں اگر حجِ اِفراد کرنے والی خاتون قربانی سے پہلے سر کے بال اور ناخن وغیرہ کتر لے تو اس پر

دم واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس پر حج کی قربانی مستحب ہے، واجب نہیں ہے۔

○ خواتین قربانی کرنا جانتی ہوں تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ ورنہ اپنے کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کروانا بھی جائز ہے۔ اس لئے خواتین خود قربانی کریں یا کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ کرائیں لیکن بینک وغیرہ کے ذریعہ قربانی کرانے سے اجتناب کریں۔ اور قربانی حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں کرنا اور کرانا سب درست ہے۔

○ قربانی کا جانور اچھی طرح دیکھ بھال کر صحیح، سالم، بے عیب اور پوری عمر کا خریدنا چاہیے تاکہ قربانی صحیح ادا ہو۔ (معلم الحجاج)

○ جو خواتین مسافر ہوں ان پر بقرعید کی مال والی قربانی واجب نہیں اور جو خواتین مقیم ہوں اور صاحبِ نصاب ہوں ان پر بقرعید کی مال والی قربانی بھی واجب ہے، پھر انھیں اختیار ہے، خواہ

وہ یہ قربانی منیٰ میں کرلیں یا اپنے وطن میں کرلیں لیکن مال والی قربانی حج والی قربانی سے الگ واجب ہے۔ (معلم الحجاج بتصرف کثیر)

حج کی قربانی مکہ مکرمہ میں

حج کی قربانی منیٰ میں کرنا سنت ہے (حیات) لیکن اگر قربانی کی جگہ بہت زیادہ دور ہونے کی یا از خود قربانی نہ کرسکنے اور دوسروں پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کرلی جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

قصر (بال کترنا)

خواتین قربانی سے فارغ ہوکر تمام سر کے بال انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ خود کترلیں یا کتروالیں، اگر چوتھائی سر کے بال بھی ایک پورے کے برابر کترلے تو بھی احرام سے نکلنے کے لئے کافی ہے۔ واضح رہے کہ سر کے بال کترنے سے پہلے

ناخن کاٹنا یا جسم کے کسی اور حصے کے بال تراشنا جائز نہیں لیکن غلطی سے ایسا کرلیا تو جزاء واجب ہوگی۔ (معلم الحجاج)

○ حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں بھی سر کے بال کترنا یا کتروانا جائز ہے۔

○ سر کے بال کتروانا آج ضروری نہیں، ۱۲ر ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک یہ کام ہوسکتا ہے، لیکن جب تک خواتین بال نہیں کتروائیں گی، احرام ہی میں رہیں گی خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے اور جب بال کتروالیں گی تو احرام کی پابندیاں ختم ہوجائیں گی، چہرہ کو ڈھانپنا، کپڑا لگانا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کاٹنا سب حلال ہوجائے گا البتہ خاوند سے صحبت کرنا، بوس وکنار کرنا یہ طواف زیارت کرنے تک حلال نہ ہوگا

○ خواتین کو حج میں سر کے بال کترنا یا کتروانا منیٰ میں سنت ہے اور حرم میں ہر جگہ جائز ہے۔ البتہ حدودِ حرم سے باہر جاکر

بال کتروائیں گی تو دَم لازم ہوجائے گا۔ (عمدہ)

خواتین کو سر کے بال منڈوانا حرام ہے، انھیں صرف سر کے بال کتروانے کا حکم ہے، جس کی تفصیل اوپر گزر چکی۔ (زبدہ بتصرف)

اہم ہدایت

جَمْرَۃُ العَقَبَہ کو کنکری مارنا پھر قربانی کرنا پھر سر کے بال کترنا، یہ تینوں عمل واجب ہیں اور جس ترتیب سے ان کو لکھا گیا ہے اسی ترتیب سے ان کو ادا کرنا بھی واجب ہے۔ اگر ان میں سے کوئی عمل چھوٹ جائے یا ان کی مذکورہ ترتیب بدل جائے تو عام طور پر ایک دَم واجب ہوگا۔ اور بعض صورتوں میں ایک سے زیادہ دَم بھی واجب ہوں گے، اس لئے خواتین ان تینوں افعال کو ترتیب سے انجام دینے کی کوشش کریں اگر غلطی ہوجائے تو معتبر علماء اور اہلِ فتویٰ سے رجوع کریں۔

طوافِ زیارت

○ آج کی تاریخ یعنی ۱۰ ذی الحجہ کا سب سے اہم کام طوافِ زیارت ہے۔ رمی، قربانی اور سر کے بال کترنے کے بعد طوافِ زیارت کرنا سُنّت ہے۔ اگر طوافِ زیارت ان سے پہلے کیا جائے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

○ طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ اور تین دن میں، رات کو یا دن میں جب چاہیں مکہ معظمہ جا کر طوافِ زیارت کرلیں، عموماً پہلے روز سخت ہجوم ہوتا ہے، دوسرے یا تیسرے روز زیادہ ہجوم نہیں ہوتا، اس لئے دوسرے یا تیسرے دن یہ طواف کرنا چاہیئے، اور اس کے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں طواف کے طریقہ میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں۔

○ طوافِ زیارت کے بعد ممنوعاتِ احرام سب حلال

ہوجاتے ہیں اور شوہر سے ہمبستر ہونا اور بوس وکنار کرنا،
سب حلال ہوجاتا ہے۔

○ رات کو منیٰ واپس آجائیں، دن کو مکہ معظمہ ٹھہر جائیں تو مضائقہ نہیں، اپنی قیام گاہ پر آجائیں کوئی چیز رکھنی ہو یا لینی ہو لے لیں۔

○ طواف زیارت کے لئے خواہ احرام کی حالت میں آئیں اور خواہ قربانی اور سر کے بال کترواکر آئیں دونوں طرح اختیار ہے اگر احرام کی حالت میں طوافِ زیارت کریں تو خواتین طواف میں رَمل اور اضطباع نہیں کریں گی، یہ مرد حضرات کے ساتھ خاص ہیں۔

خواتین کے خاص مسائل

○ جن خواتین کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوں تو وہ طواف زیارت اس حالت میں نہ کریں، بلکہ پاک ہونے کا انتظار کریں، اگرچہ ۱۲ ذی الحجہ سے بھی اوپر ایام

نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔ معذوری ہے، پاک ہوکر غسل کرکے طواف اور سعی کریں اور بعد میں طوافِ زیارت کرنے سے طوافِ زیارت ادا ہو جائے گا اور کچھ واجب نہ ہوگا۔

لیکن جب تک خواتین حیض و نفاس سے پاک نہ ہوں طوافِ زیارت نہیں کر سکتیں، اور طوافِ زیارت کے بغیر وطن واپس نہیں آسکتیں اگر واپس آگئیں تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا، اور پھر دوبارہ حاضر ہوکر طوافِ زیارت کرنا ہوگا، اس لئے حیض و نفاس سے پاک ہونے کا انتظار لازمی ہے۔

○ یاد رہے کہ طوافِ زیارت حج کا رکن اور فرض ہے یہ کسی حال میں نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دیکر ادا ہو سکتا ہے بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کی ادائیگی نہ ہوگی خاوند سے صحبت اور بوس و کنار حرام رہے گا۔ (غنیہ)

○ اگر کوئی خاتون ۱۲ ذی الحجہ کو حیض سے ایسے وقت پاک

ہوئی کہ غروب آفتاب میں اتنی دیر ہے کہ غسل کرکے مسجد حرام میں جاکر پورا طواف زیارت یا صرف چار چکر کرسکتی ہے تو فوراً ایسا کرلے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو دم واجب ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا. البتہ اس کے بعد پہلی فرصت میں طواف کرلے. (معلم الحجاج بتصرف)

○ اگر کوئی خاتون اپنی عادت یا آثار و علامات سے جانتی ہے کہ عنقریب حیض شروع ہونے والا ہے اور حیض آنے میں ابھی اتنا وقت ہے کہ پورا طواف زیارت یا اس کے چار پھیرے کرسکتی ہے تو فوراً کرلے، اگر ایسا نہ کیا اور حیض آگیا اور ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو کہ چار پھیرے کرسکے تو دم واجب نہ ہوگا.

(معلم الحجاج بتصرف)

حج کی سعی

اگر خواتین حج کی سعی پہلے کر چکی ہوں تو اب نہ کریں ورنہ طواف زیارت سے فارغ ہو کر حج کی سعی کریں اور سعی میں دو سبز ستونوں کے درمیان خواتین نہ دوڑیں بلکہ اپنی عادت کے مطابق چلتی رہیں اور حج کی سعی کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔

۱۱ ذی الحجہ۔ حج کا چوتھا دن

گیارہ تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں اور ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھیں گے:

بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

ترجمہ

یہ کنکریاں شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے رحمٰن کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔ اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور میری کوشش کو مقبول بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔

(حیات)

○ آج کی کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جَمْرَۂ اولیٰ پر سات کنکریاں اوپر والے کلمات پڑھ کر ماریں، اس کے بعد ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رُخ ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور درود شریف پڑھیں اور پھر اپنے لئے، عزیز و اقارب اور سب مسلمانوں کے لئے خوب دعا کریں۔ اس کے بعد جَمْرَۂ وُسْطیٰ پر سات کنکریاں بالکل اسی طرح ماریں جیسے جمرۂ اولیٰ پر ماری تھیں اور اسی طرح قبلہ رُخ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور ذکر و تسبیح کے بعد خوب دعا کریں۔

اس کے بعد جَمْرَۂ عَقَبہ پر طریقۂ بالا کے مطابق سات کنکریاں ماریں لیکن اس کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعا وغیرہ کچھ نہ کریں، اپنی قیام گاہ پر واپس آجائیں۔ آج صرف یہی کام تھا جو پورا ہو گیا۔ باقی اوقات تلاوت، ذکر اللہ اور دعا میں مشغول رکھیں۔ غفلتوں، گناہوں اور فضول کاموں اور

باتوں میں ضائع نہ کریں، لڑائی، جھگڑا اور غیبت وغیرہ سے خاص طور پر بچیں۔

رمی کے اوقات

آج کی رمی کا مستحب وقت زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔

اور غروب آفتاب کے بعد سے بارہویں تاریخ کی صبح طلوع ہونے تک مکروہ وقت ہے۔ (حیات)

اول وقت میں کنکری مارنے والوں کا بہت ہجوم ہوتا ہے، اور بعض اوقات اس وقت رمی کرنے میں جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے غروب سے پہلے ہجوم کے چھٹنے کا انتظار کرلیں۔ اگر اس وقت ہجوم ہو اور کنکری صحیح مارنا مشکل ہو تو مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد یا رات کے کسی بھی حصہ میں

کنکری مارلیں، عذر کی وجہ سے خواتین کے حق میں کوئی کراہت نہ ہوگی بلکہ رات میں رمی کرنا ان کے حق میں افضل ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ: واضح رہے کہ زوال سے پہلے رمی جائز نہیں، کیونکہ زوال سے پہلے رمی کا وقت شروع نہیں ہوتا، اگر کسی نے غلطی سے اس وقت رمی کرلی تو وہ معتبر نہ ہوگی اور وقت شروع ہونے پر دوبارہ رمی کرنی ہوگی ورنہ دم واجب ہوگا اور قضا کے وقت میں رمی کی قضا بھی واجب ہوگی، اور وقتِ قضا ۱۳ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے، (معلم حجاج) لیکن قضا کرنے سے دم ساقط نہ ہوگا وہ بہر حال ادا کرنا ہوگا۔

(غنیہ)

۱۲ ذی الحجہ - حج کا پانچواں دن

○ آج کا خاص کام تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں بالکل اسی طرح اور انہی اوقات میں مارنی ہیں جس طرح ۱۱ ذی الحجہ کو آپ نے ماری ہیں، صرف تاریخ کا فرق ہے اور کچھ نہیں ہے۔

○ آج کی رمی کرنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ منیٰ میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں۔ اگر مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے حدودِ منیٰ سے نکل جائیں۔ اگر بارہویں تاریخ کا آفتاب منیٰ میں غروب ہو گیا تو اب منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے ایسی صورت میں آپ کو چاہیے کہ آج کی رات منیٰ میں قیام کریں اور تیرہ تاریخ کی رمی کر کے مکہ معظمہ جائیں۔

واضح ہو کہ بارہ تاریخ کو منیٰ میں آفتاب غروب ہونے کے بعد مکہ مکرمہ جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اگر کوئی چلا گیا

تو کوئی دم وغیرہ واجب نہ ہوگا، البتہ اگر منیٰ میں تیرھویں تاریخ کی صبح ہوگئی تو اب اس دن کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب بغیر رمی کئے جانا جائز نہیں۔ اگر ایسی صورت میں بغیر رمی کئے کوئی خاتون گئی تو اس پر دم واجب ہو جائے گا۔

۱۳ر ذی الحجہ کی رمی کا بالکل وہی طریقہ ہے جو گیارہ اور بارہ تاریخ کا اوپر لکھا گیا ہے اور اس کے بھی وہی اوقات ہیں۔ البتہ اس تاریخ کی رمی صبح صادق سے لے کر زوال سے پہلے کرنا بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (معلم الحجاج)

حج پورا ہوا

الحمد للہ آپ کا حج پورا ہوگیا، منیٰ سے واپسی کے بعد جتنے دن مکہ معظمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور جتنا ہو سکے طواف، عمرے، نماز، روزے، صدقہ و خیرات اور

ذکر وتلاوت اور دیگر نیک کام کر لینے چاہئیں، پھر معلوم نہیں یہ وقت ملے یا نہ ملے ۔ موت کا وقت ہم کو معلوم نہیں ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

○ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے، لہٰذا جو نیکی ہو جائے غنیمت ہے، ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآن کریم ختم کرنے کا ثواب ملے، ایک ریال خیرات کریں تو ایک لاکھ ریال خیرات کرنے کا ثواب ملے ۔ ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ کا ثواب ملے، اس میں ستر ہزار کلمہ کسی کو بخش دیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مل جائے ۔

○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ۔ درود شریف، سُبْحَانَ اللّٰہ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَر ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

○ دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے،

اس لئے اشراق، چاشت، سُنَنِ زوال، اوابین، قیام اللیل،

تہجد، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور عام نوافل کا اہتمام کریں اور

ایک لاکھ گنا ثواب حاصل کریں۔

○ ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے ایک لاکھ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے

کا ثواب لیں۔

○ ایک روزہ رکھنے سے ایک لاکھ روزوں کا ثواب حاصل کریں۔

○ ایک محتاج کو کھانا کھلائیں تو جیسے ایک لاکھ محتاجوں کو کھانا کھلایا۔

○ ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنے سے ایک لاکھ کا ثواب ملے۔

○ ایک مرتبہ عمرہ یا طواف کرنے سے ایک لاکھ عمرہ یا طواف کرنے

کا ثواب ملے۔

لہذا خوب نیک کام کریں اور انتہائی اہتمام سے گناہوں سے
بچیں اور آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی تابعداری اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں گزارنے کا عہد کریں،
اور خوب گڑگڑا کر دعاء کریں، وہی توفیق دینے والے ہیں۔ نیز اپنے والدین
شوہر، پیر و مرشد اور عزیز و اقارب کی طرف سے بھی نیک کام، طواف اور
عمرے حسبِ استطاعت کریں، پھر معلوم نہیں یہ موقع نصیب ہو یا نہ۔

حج سے واپسی اور طوافِ وداع

حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو
پھر طوافِ وداع واجب ہے، اس طواف کا طریقہ بالکل وہی ہے جو
عمرے کے طواف میں لکھا گیا ہے، اس کے مطابق طواف کریں۔ یہ حج کا
آخری واجب ہے اور حج کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم کا حج کرنے والوں پر
واجب ہے۔ البتہ جو خواتین مکہ مکرمہ اور حدودِ میقات کے اندر

رہنے والی ہوں ان پر طواف واجب نہیں ہے، طواف سے فارغ ہوکر ملتزم پر خوب دعائیں کریں، آب زم زم پیئیں اور حسرت و افسوس کرتی ہوئی الٹے پاؤں واپس ہوں۔ (معلم بتصرف)

حرم سے باہر آکر خوب دعائیں کریں اور یہ دعا بھی کرلیں:

"یا الٰہ العالمین! اس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو دعائیں مانگی ہیں اور وہ قبول کرلی گئی ہیں مجھ کو ان دعاؤں میں شامل فرمالیجئے میری اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے حق میں قبول کرلیجئے، اور جن جن لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے کہا تھا ان کی سب نیک مرادیں بھی پوری فرمادیجئے اور حج وعمرہ کی سعادت، صحت وعافیت کے ساتھ بار بار عنایت کیجئے۔ اور میری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنائیے۔" آمین۔

خواتین کے خاص مسائل

○ جو خاتون حج کے سب ارکان و واجبات ادا کر چکی ہو، صرف طوافِ وَدَاع باقی ہو اور محرم اور دیگر رفقاء روانہ ہونے لگیں، اس وقت اگر حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو طوافِ وَدَاع ان کے ذمہ واجب نہیں رہتا، ساقط ہو جاتا ہے، اس کو چاہیے کہ مسجد میں داخل نہ ہو بلکہ حرم شریف کے دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعاء مانگ کر رخصت ہو جائے، خاتون کے محرم اور دیگر رفقاء سفر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے پاک ہونے تک ٹھہریں، اپنی صوابدید کے مطابق جب چاہیں روانہ ہو جائیں اور یہ خاتون بھی ان کے ساتھ چلی جائے (حیات بتصرف) اور اس مجبوری سے طوافِ وَدَاع چھوڑنے سے خاتون پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

○ جس خاتون کو طوافِ وَدَاع کے وقت حیض یا نفاس جاری

ہو اور وہ طوافِ وَدَاع چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے روانہ ہو، لیکن مکہ مکرمہ کی آبادی سے باہر نکلنے سے پہلے پہلے وہ پاک ہو جائے تو اس کو لوٹ کر طوافِ وَدَاع کرنا واجب ہے۔ اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو لوٹ کر طوافِ وَدَاع کرنا واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے واپس مکہ مکرمہ لوٹ آئے گی تو پھر طوافِ وَدَاع کرنا واجب ہوگا۔ (معلم بتصرف)

واضح ہو کہ طوافِ وَدَاع کے لیے نیت ضروری نہیں، ہاں مستقل نیت سے طوافِ وَدَاع کرنا افضل ہے، اس لیے اگر واپسی سے پہلے یا حیض و نفاس شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل طواف کر لیا تو وہ بھی طوافِ وَدَاع کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (معلم بتصرف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مدینہ منورہ
درود وسلام اور دستور العمل

عظیم سعادت

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات وبرکات حاصل کریں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین پر حج فرض ہو ان کے لئے پہلے حج کرلیں اور زیارتِ مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں اختیار ہے کہ خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور

اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کرلیں اور مدینہ منورہ بعد میں

حاضر ہوں ۔ (زبدہ بتصرف)

(۱) جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت کریں اور نیت یوں کریں :

"اے اللہ میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتی ہوں اے اللہ اسے قبول فرمالیجیے ۔"

(عمدۃ المناسک بتصرف کثیر)

(۲) مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو احرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کے لوازمات ساتھ رکھیں ۔

(۳) سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں ۔

اس کے لئے "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی" بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں

③ اس سفر میں ذوق و شوق اور پورے دھیان و توجہ سے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

④ جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید کو اور زیادہ کریں اور خوب درود و سلام پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مسجدِ نبوی میں حاضری

① معلم کے یہاں سامان رکھ کر غسل کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ وضو کرلیں، اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں مگر ایسی خوشبو جو دوسروں تک نہ پہنچے اور مسجدِ نبوی کی طرف ادب و احترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۲) باب جبرئیل معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا باب السلام سے، ورنہ جس دروازہ سے داخل ہوں درست ہے۔ داخل ہوتے وقت یہ کہیں:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفل اعتکاف کی نیت کرنے کو غنیمت سمجھیں۔

(۳) سیدھی ریاض الجنۃ آجائیں اگر بآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔

(۴) پھر محراب النبی کے پاس آئیں اگر آسانی سے آسکیں۔ یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر مبارک تھا، اس جگہ شکرانہ کی دو نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر ادا کریں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جا رہی ہوں، میرا

سلام قبول ہو جائے۔

روضۂ اقدس پر سلام

اب بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سامنے ہے۔ (حیات)

○ لہذا جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے، نظریں نیچی کریں اور دھیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لگائیں اور درمیانی آواز سے

جو نہ زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ ادب کے ساتھ رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا

ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں لہذا میرے سلام کا جواب

بھی آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

④ آج کل چونکہ خواتین کو سامنے کی جالیوں کی طرف آنے

کی اجازت نہیں ہے اس لئے قدمین شریفین کی طرف سے یا

کسی اور طرف سے ہی سلام عرض کر دیں پورے ادب واحترام اور

دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درود وسلام پڑھیں جو نسا

درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتی ہیں مگر ہمارے اسلاف نے

روضۂ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

آپ بار بار یہی الفاظ دہرا سکتی ہیں تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری طرح دھیان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتی ہیں۔

④ اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا سَیِّدَنَا اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا

⑤ اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَعَنَّا

(٦) اس کے بعد پھر اُلٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہاں بیں لکھے ہوئے درود وسلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچا دیں مثلاً: "یا رسول اللہ عبدالحکیم اور عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں"

اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے لوگوں نے آپ

کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرما لیجیے۔"

⑦ پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلی جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور اپنے والدین، اہل و عیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔ بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

⑧ جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقعہ نہ ہو تو پھر آپ مسجد نبوی میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کر سکتی ہیں، اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر عرض کرنے میں ہے۔

مسجد نبوی سے باہر بھی جب کبھی روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔ (احکام حج)

⑩ اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو تو رات کے وقت سلام عرض کیا کریں، لیکن اگر حکومت کی طرف سے کوئی خاص وقت مقرر ہو تو اسی وقت سلام عرض کرنے جایا کریں۔

خواتین کے خاص مسائل

○ اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے، البتہ مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

○ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انھیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجدِ نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ (ماخوذ بدائع الصنائع ص۱۱) لیکن اگر خواتین مسجدِ نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجدِ نبوی کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں ادا کرنا حج کا کوئی حصہ نہیں، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں، پھر خواتین کیلئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انھیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائیگا

اس لیے خواتین مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں۔ ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کر سکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی پر مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کر لیا کریں۔ یہی ان شاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر و عبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلہ میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

○ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھنا۔

○ کثرت سے درود شریف پڑھتی رہنا اور ذکر و تلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھنا۔

○ ریاض الجنۃ میں جتنا موقع مل سکے نوافل اور دعائیں کرتی رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔

○ اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح پڑھنا۔

(ل) کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہو آیا کریں اور مکمل پردہ کے ساتھ جنت البقیع جا سکتی ہیں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعا مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگنا۔

(م) ہفتہ کے دن موقعہ ملے تو بہتر ہے ورنہ جب آسانی ہو قبا جا کر مسجدِ قبا میں دو رکعت نفل پڑھ کر آ جانا، اس سے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کرنا، خریدو فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا، تاکہ ثواب ملے۔

(ن) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں، خصوصاً فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منوّرہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو اور عورتوں والی خاص مجبوری بھی نہ ہو تو مسجد نبوی میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں، اس سلام کا بھی وہی طریقہ ہے جو پہلے لکھا گیا ہے اور سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو بے حد آسان فرمائے اور عافیت و سلامتی سے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچا کر دوبارہ حاضری نصیب فرمائے اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنائے۔ آمین۔

مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدّہ آنا

بعض خواتین مدینہ منورہ حج سے پہلے جاتی ہیں اور بعض حج کے بعد، اور واپسی پر سیدھی جدّہ جاتی ہیں اور بعض مکہ مکرمہ، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ سے احرام باندھنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، سہولت کے لئے ان کا خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے:

○ بعض خواتین مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتیں بلکہ سیدھی جدّہ سے اپنے وطن کا ارادہ ہوتا ہے، انہیں مدینہ منورہ سے کسی احرام کی ضرورت نہیں۔

○ جو خواتین حج کے مہینوں میں پہلے مکہ مکرمہ آئیں اور عمرہ ادا کیا پھر حج سے پہلے مدینہ طیبہ آئیں اور انہیں واپس مکہ مکرمہ حج کے لیے جانا ہے، انہیں چاہیئے کہ اگر حج کا زمانہ دور ہے، مثلاً دس پندرہ دن باقی ہیں تو وہ مدینہ منورہ سے عمرہ کا

احرام باندھ کر آئیں اور عمرہ ادا کرکے احرام کھولیں۔ اگر حج کا زمانہ بالکل نزدیک ہے مثلاً حج میں چند دن باقی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے حج کا احرام باندھ کر آنا چاہیے، ہر دو صورت میں ان کا یہ حج تمتع ہوگا۔ (عمدۃ المناسک)

○ جو خواتین حج سے پہلے مثلاً پاکستان سے جدہ اور جدہ سے سیدھی مدینہ منورہ چلی گئیں، مکہ مکرمہ بالکل نہیں گئیں اور اب مدینہ منورہ سے برائے حج آرہی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے واپسی پر حج کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم کا احرام باندھنے کا اختیار ہے۔

○ جو خواتین حج کے بعد مدینہ منورہ گئیں اور پھر مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ آنا چاہیں تو انہیں کم از کم عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، بغیر احرام مکہ مکرمہ آنا جائز نہیں۔

ضروری مسئلہ

اگر کسی عورت کے گھر والے مدینہ طیبہ سے واپسی پر جدہ جانے سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ آنا چاہیں اور عورت حائضہ ہو تو عورت کو بھی مکہ مکرمہ آنے کے لئے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا لازم ہوگا اور حیض سے پاک ہو کر اس کو ادا کرنا ہوگا اور بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ جانا جائز نہ ہوگا۔ ورنہ دم واجب ہوگا۔ اس لئے مکہ مکرمہ آنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے۔

ہدایت

جب اس کتاب سے آپ کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس کو آئندہ کی ضرورت کے لئے محفوظ رکھیں یا کسی اور ضرورت مند کو دیدیں ضائع نہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

وطن واپس آنا

جب اپنا وطن یا شہر قریب آجائے تو یہ دعا پڑھیں :

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

گھر والوں کو پہلے ہی اپنے آنے کی اطلاع کر دیں تاکہ اچانک گھر نہ پہنچیں، جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں :

تَوْباً تَوْباً لِرَبِّنَا اَوْباً لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْباً ۔

اور دل سے اس سفر کے بعافیت پورا ہونے پر شکر ادا کریں اور باقی زندگی کو ربّ کعبہ کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں، لوگوں کے سامنے اس سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیان کر سکتے ہیں، اس سفر کی تکلیفیں اور دشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

۱۶۔۲۔۱۴۱۳ھ

طواف اور سعی کے لئے خاص دُعائیں

پہلے چکر میں	یا اللہ	مجھے عبدیت کاملہ عطا فرما
دوسرے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنی برکت و رحمت عطا فرما
چوتھے چکر میں	یا اللہ	مجھے صحت و عافیت عطا فرما
پانچویں چکر میں	یا اللہ	مجھے عفت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکر میں	یا اللہ	مجھے جنت الفردوس عطا فرما

اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین۔

مُلتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دُعا۔

یا اللہ میرے قلب میں اپنی محبت بھرنا اور مجھے مکمل اتباع سنت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین۔

سفرِ حج کا ضروری سامان

سفرِ حج میں عموماً درجِ ذیل اشیاء کی عام حجاج کو ضرورت پیش آتی ہے سہولت کے لئے ان کی فہرست دی جاتی ہے :

۱ - ایک عدد بیگ
۲ - چار جوڑے موسم کے مطابق
۳ - تیل، کنگھا، سرمہ، چاقو
۴ - قینچی، ناخن گیر، مسواک
۵ - ازار بند، اتی، بالعموم کریم
۶ - دو تولیے ایک بڑا، ایک چھوٹا
۷ - ایک شیشہ، برش اور ٹوتھ پیسٹ
۸ - چند ضروری برتن اور چمچے
۹ - دو بڑی چادریں اور پن کا پتہ
۱۰ - اپنے لحاظ سے ضروری ادویہ
۱۱ - احرام نامحرم مردوں سے پردہ کے لئے ایک عدد حمیٹ
۱۲ - چشمہ، کارڈ کی فوٹو کاپی
۱۳ - بسکٹ کے پیکٹ
۱۴ - نمکو کی تھیلیاں
۱۵ - چھوٹا قرآن کریم
۱۶ - مناجات مقبول اور درود وسلام کا حسین مجموعہ
۱۷ - حج کی آسان کتابوں کا سیٹ
۱۸ - "علیکم بسنتی" عمل کیلئے

۱۹- بجلی کی تسبیح　　۲۵- ہاتھ کا پنکھا

۲۰- شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی　　۲۶- چھتری

۲۱- سوئی دھاگہ　　۲۷- پلیٹ، چمچہ، گلاس ایک عدد

۲۲- پانی کی بوتل　　۲۸- لیموں کا چورن یا سفوف

۲۳- بقدر ضرورت مرچ مسالحہ　　۲۹- خوشبو۔ ٹین پیک کرا

۲۴- ایک سوپ کا چشمہ

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں یہاں ان کو بھی درج کیا جاتا ہے :

۱- ٹریولز چیک کے نمبر الگ کاپی میں لکھ لیں۔

۲- ٹریولز چیک کا تفصیلی سرٹیفکیٹ جدا محفوظ رکھیں۔

۳- پاسپورٹ کا صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ پاسپورٹ سے جدا رکھیں، فوٹو کاپی کرا لیں تاہم جدا نہ کریں۔

۴ - گرمی کی شدت میں بلا ضرورت دھوپ میں نہ نکلیں

۵ - جب بضرورت نکلیں تو خوب پی کر نکلیں اور چھتری یا تولیہ استعمال کریں۔

۶ - خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں۔ نیز معلم کا کارڈ ساتھ رکھیں۔

۷ - زیادہ نقدی ساتھ نہ رکھیں تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں۔

۸ - خواتین آنے جانے کے لئے راستہ سے شناخت کی کوئی بڑی علامت ذہن نشین کرلیں۔

۹ - حرم میں خواتین و حضرات اپنے بیٹھنے کی ایک جگہ مقرر کرلیں تاکہ سب سے وہاں ملاقات آسان ہو۔

۱۰ - کھانا پکانے کا انتظام میں شرکت نہ کریں، اکثر اس میں نزاع ہو جاتا ہے۔

۱۱ - بازار خریداری کے لئے کم سے کم جائیں، حرم کی حاضری اور وہاں کی عبادت کی زیادہ فکر کریں۔

۱۲ - ہر ایک کی خدمت کی نیت کر کے جائیں اور کسی سے بھی اپنی خدمت کرنے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں۔ حتی الامکان اولاد و بیوی سے بھی، اور اپنا کام خود کریں۔ کوئی دوسرا کردے اس کا احسان سمجھیں۔

روزانہ کے معمولات

① ہر وقت چلتے پھرتے اور لیٹے بیٹھے کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھیں اور کبھی کبھی اس کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا۔

② ایک تسبیح استغفار کی پڑھنا اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

③ ایک تسبیح درود شریف کی پڑھنا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

④ ایک تسبیح سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ کی پڑھنا۔

⑤ ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی پڑھنا۔

یہ تمام تسبیحات ہو سکے تو صبح اور شام پڑھیں ورنہ

صبح یا شام پڑھیں اور سو سو مرتبہ پڑھنا مشکل ہو تو ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

(۶) روزانہ کلام پاک کی تلاوت ایک پارہ یا آدھا پارہ یا ایک پاؤ کرنا۔

(۷) روزانہ مناجات مقبول کی ایک منزل یا آدھی منزل پڑھنا۔

(۸) کم از کم اشراق و چاشت کی دو دو رکعت اور اوابین کی چھ رکعت اور قیام اللیل کی چار رکعات پڑھنا اور تہجد کی کم از کم دو رکعت ورنہ چار یا آٹھ رکعات نفل پڑھنا، تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء کا بھی اہتمام رکھنا اور روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھنا۔

(۹) شریعت و سنت کے تابعدار کسی اللہ والے سے اصلاحی رابطہ رکھنا اور اس کی راہنمائی میں چلنا۔